سوال

(52) قبول اسلام کی رغبت رکھنے والی ہندو لڑکی سے شادی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک چوبیس سالہ امریکی مسلمان ہوں تقریباًچھ برس سے ایک ہندو لڑکی کو جانتا ہوں۔ ہم شادی کرنا چاہتے ہیں وہ چاہتی ہے کہ ابھی مزید اسلامی تعلیمات حاصل کرے اور زیادہ سے زیادہ اسلام کی معرفت اور ایمان قوی ہوجانے کے بعد اسلام قبول کرے۔ اس کی فیملی شروع میں تو متردد تھی۔ لیکن اب انہیں اس میں کوئی مانع نہیں کیونکہ وہ یہی چاہتے ہیں۔ البتہ میرے خاندان والے اس موضوع میں خدشات کا شکار ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا نام اسلامی رکھے۔

اور پھر وہ والدین کی اکیلی بیٹی ہے، وہ اسلامی نکاح کرنے کے ساتھ ساتھ یہ چاہتی ہے کہ ہندو طریقہ پر نکاح ہونا چاہیے وہ اس پر راضی ہے کہ ہندو طریقہ پر نکاح کرنے میں جو دینی اشیاء ہیں وہ ہم نہیں کریں گے بلکہ ہم صرف رسم ورواج ہی کریں گے، میں تو اس پر رضامند ہوں لیکن میرے والدین مطلقاً اس پر رضامند نہیں۔ وہ لڑکی اسلامی تعلیمات سیکھنے کی رغبت رکھتی ہے لیکن میرے والدین کی وجہ سے پریشان ہے کیونکہ وہ ایک اپنی ہی فکر رکھتے ہیں اور اس کی حالت کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، میری گزارش یہ ہے کہ آپ کوئی مشورہ دیں اور نصیحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولاً آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے غیر مسلم عورت سے شادی کرنا جائز نہیں، صرف اتنا ہے کہ اگر عورت اہل کتاب میں سے ہو تو اس سے کچھ شروط کے ساتھ شادی کی جاسکتی ہے۔ اور اگر وہ لڑکی اسلام قبول کرلے تو آپ کے اس قبول اسلام کے بعد اس سے شادی کرسکتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ یہ کوشش کریں کہ شادی آپ کے والدین کی رضامندی اور خوشی سے ہو اس لیے کہ آپ کی ازدواجی زندگی میں والدین کی رضامندی اور خوشی کا بہت زیادہ اثر ہوگا اور پھر ان کی رضامندی اور خوشی تو انسان کے لیے ایسی نیکی ہے جس پر اسے اجر وثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ نام تبدیل کرنے کے بارے میں شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

نام تبدیل کرنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر اس میں کوئی شرعی ممانعت ہو اور شرعی طور پر وہ برقرار نہیں رکھا جاسکتا تو پھر بدلنا ضروری ہے۔ مثلاً نام کسی غیر اللہ کی عبودیت پر ہو (جیسے عبد شمس وغیرہ) تو ایسے نام کو بدلنا ضروری ہے، اور اسی طرح اگر کوئی نام کفار کے ساتھ ہی خاص ہو کہ کفار کے علاوہ کوئی اور یہ نام نہ رکھتا ہو تو اس کا بدلنا بھی واجب ہے۔ تاکہ کفار سے مشابہت نہ ہو اور وہ اس کفار کے ساتھ خاص نام کی طرف نہ جھکے یا پھر اسے اس تہمت کا سامنا نہ کرنا پڑے کہ ابھی تک اس نے اسلام ہی قبول نہیں کیا۔[1]

اور جب اس کے نام کی تبدیلی ہی آپ کے والدین کو راضی کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ آپ اس لڑکی کو نام بدلنے پر راضی کریں تاکہ آپ کے والدین راضی ہو جائیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ آپ اس کے لیے استخارہ ضروری کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے وہ چیز اختیار کرے جو آپ کے لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو اپنی رضا اور محبت والے کام کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لیے ہماری بیویوں اور اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

---

[1]۔ دیکھیں الاجابات علی اسئلۃ الحالیات (ص/4۔5)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 105

محدث فتویٰ